آسٹریلیا

"عیسائی ـ مسلم مفاہمت" کے موضوع پر ایک روزہ سیمینار

"آسٹریلین فیڈریشن آف اسلامک کونسلز" اور "یونائٹنگ چرچ اِن آسٹریلیا" (آسٹریلیا میں اتحاد کا داعی چرچ) کی مشترکہ کوششوں سے گرین ایکر (Greenacre) کے مقام پر ۱۶ نومبر ۱۹۹۱ء کو ایک سیمینار منعقد ہوا جس کے لیے دونوں تنظیموں کے نمائندے ۱۹۹۱ء کے آغاز سے باہم گفت و شنید کر رہے تھے۔

صبح کے اجلاس میں دونوں تنظیموں کے ایک ایک سرکردہ رہنما نے مشترکہ طور پر صدارت کی اور اسی طرح سہ پہر کا اجلاس منعقد ہوا۔ دن بھر محبت بھرے ماحول میں پُرجوش تعاون کے ساتھ بحث و گفتگو جاری رہی۔ یہ جذبۂ تعاون ہی تھا کہ شرکاء بہت سے موضوعات پر بے تکلفانہ تبادلۂ خیالات کر سکے اور عقائد و آراء کے اختلاف کو سمجھ سکے۔

صبح کے اجلاس میں دو مقالے پیش کیے گئے تھے۔ چرچ کی جانب سے جناب ایلن لوائے نے جو مقالہ پیش کیا، اس کا عنوان تھا "بین المذاہبی مکالمے میں عیسائی ایمان۔" جب کہ دوسرا مقالہ "اسلام اور مسلمانوں سے واقفیت" کے عنوان سے ابراہیم عبداللہ نے فیڈریشن کی جانب سے پیش کیا۔ دونوں مقالوں کے بعد شرکاء کو سوالات، تبصرے اور اظہار خیال کے لیے کافی وقت دیا گیا۔

سہ پہر کو سیمینار کے شرکاء چار گروپوں میں تقسیم ہو گئے۔ ہر گروپ میں عیسائی اور مسلمان دونوں شامل تھے۔ گروپوں کو غور و فکر کے لیے رہنما اصول دیے گئے۔ ہر گروپ نے اختتامی اجلاس میں شرکت کی اور حسب ذیل نکات سامنے آئے۔

(الف) غور و خوص کے لیے مزید "موضوعات" طے کرنے کی ضرورت

گروپوں کی رائے تھی کہ ایسے تمام شعبوں کی نشاندہی کی جائے جن میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی مشترکہ دلچسپی ہے۔ اس امر پر اتفاق پایا گیا کہ عدلِ اجتماعی اور انسانی حقوق کے مسائل پر مل کر آواز بلند کی جائے۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ مسلمانوں میں عیسائیوں کے بارے میں "ضابطے" کا رویّہ پایا جاتا ہے جب کہ عیسائیوں کا رویّہ ایسا نہیں ہے۔ گروپوں میں شامل عیسائی اور مسلمان شرکاء نے ایک دوسرے کی ضروریات مثلاً تعلیم، سیاست، تدفین اور مذہبی معاملات کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کیں اور ان ضرورتوں کے بارے میں مزید مطالعہ کرنے اور توجہ دینے پر زور دیا گیا۔

(ب) آسٹریلیا کے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مسائل کی نشان دہی اور ان کے حل کی تجاویز

گروپوں نے بہت سے موضوعات کی فہرست مرتب کی اور اقدامات کے لیے کئی تجاویز پیش کیں۔ اصلاحِ قانون کے ضمن میں خاندان اور توہینِ مذاہب سے متعلق قوانین کی نشاندہی کی گئی۔ اسی طرح سماجی مسائل میں اسقاطِ حمل، اونچ نیچ اور مذہبی امتیاز پر مبنی کردار کشی وغیرہ زیر بحث آئے۔

خلیجی جنگ میں چرچ کے اقدامات کا تحمل کر اعتراف کیا گیا۔ یہ بھی تجویز کیا گیا کہ قانون کے سامنے مذہبی امتیاز سے تحفظ، قانونی مقاصد کے لیے اصلاح Clergy کی تعبیرِ نو کی ضرورت، عیسائی افسران کے ساتھ دوسرے لوگوں کے تقرر، مذاہب کی قومی کونسل کے قیام اور اس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے ساتھ دیگر مذاہب کی شمولیت کے موضوعات پر آسٹریلین لاء ریفارم کمیشن کو قائل کرنے کے لیے مشترکہ جدوجہد پر اتفاق کیا گیا۔ اس کے علاوہ کئی دوسرے شعبوں میں بھی مل کر کام کیا جا سکتا ہے۔

(ج) بہتر مفاہمت اور بہتر تعلقات کے لیے مزید اقدامات کی ضرورت

گروپوں نے محسوس کیا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں میں سے ایسے افراد منتخب کیے جائیں جو ایک مقررہ مدت جیسے تین، چھ یا بارہ ماہ کے عرصے میں باہم مل کر کوئی مخصوص مسئلہ حل کریں۔ گروپوں نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ایک دوسرے کے مذاہب کے بارے میں معلومات فراہم کرنے میں آسانی کے لیے عیسائی مساجد میں اور مسلمان گرجا گھروں میں اپنے اپنے مذاہب کے تعارف کے لیے پمفلٹ تقسیم کریں۔

مشرق وسطیٰ

"..... نیو ورلڈ آرڈر کی باتیں گمراہ کن ہیں۔"

[غسان ربیض کا ایک مضمون "جمہوریت کی راہ میں رکاوٹیں" کے عنوان سے مجلہ One World میں شائع ہوا ہے۔ جناب ربیض ورلڈ کونسل آف چرچز کے اُس کمیشن کے شعبۂ مشرق وسطیٰ کے سیکرٹری ہیں جو چرچوں کے مابین امداد، پناہ گزینوں اور عالمی خدمت سے متعلق ہے۔ اُن کے مضمون کی تلخیص ماہنامہ فوکس "لیسٹر" نے جنوری ۱۹۹۲ء کے شمارے میں شائع کی ہے۔ اِس تلخیص کا ترجمہ ذیل میں